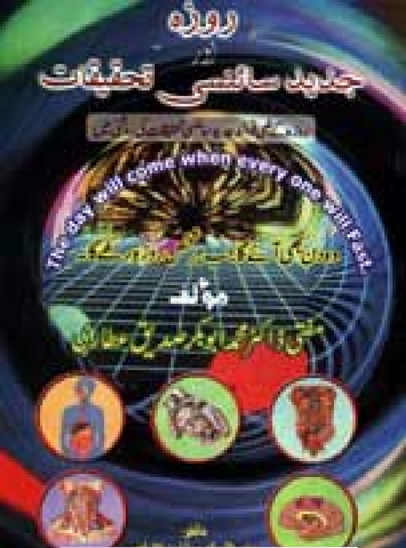

روزہ
اور
جدید سائنسی تحقیقات
The day will come when every one will fast.
مؤلف

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

روزہ کا قرآنی حکم :

یوں تو اسلام کی ہر عبادت ہر حکم میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں اور اہل علم نے اپنے اپنے علم کے مطابق انہیں بیان بھی فرمایا ہے۔ اسی طرح سائنس کی ترقی سے بھی ایسے احکام اسلامیہ کی حکمتوں کے ایسے ایسے گوشے وا ہوئے ہیں جو اب تک عام لوگوں پر نہاں تھے۔ اگر ان جدید تحقیقات کو جمع کیا جائے تو کئی جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔ مگر فقیر اس مختصر رسالے میں روزہ سے متعلق چند سائنسی حقائق بیان کرنے کی سعادت حاصل کریگا جو انشاء اللہ تبارک وتعالی اہل ایمان کے لئے تو اطمینان قلب کا باعث اور غیر مسلموں کے لئے ہدایت کے نشان ثابت ہونگے۔ روزے سے متعلق ان سائنسی حقائق کا علم اللہ (عزوجل) نے اپنے محبوب دانائے غیوب (ﷺ) کو تو چودہ سو سال پہلے ہی عطا فرما دیا تھا جس کی طرف نبی کریم (ﷺ) نے یہ ارشاد فرمادیا تھا کہ صو مو اتصحو یعنی روزہ رکھو صحت مند ہو گے۔ سرکار دو عالم (ﷺ) نے اس سائنسی حکمتوں کی طرف صرف اشارے ہی پر اکتفاء فرمایا کیونکہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے نزدیک کسی بات کے اہم ہونے کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کا تعلق آقا (علیہ الصلوۃ والسلام) سے ہے نیز اس وقت کی عوام کے اعتبار سے تفصیل مناسب بھی نہ تھی کہ خود سرکار دو عالم (ﷺ) فرماتے ہیں کہ "کلمو الناس بقدر عقو لهم" یعنی لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق گفتگو کرو۔

روزے کے متعلق یہ تمام سائنسی حقائق قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۳ اور ۱۸۴ کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالی قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔

یا ایها الذین امنو ا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۔ایا ما معدو دات ط فمن کا ن منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر ط و علی الذین یطیقو نه فدیةطعام مسکین ط فمن تطو ع خیر افهو خیر له ط وان تصو موا خیر لکم ان کنتم تعلمونo

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے کہ تم سے اگلوں پر فرض ہوئے کہ کہیں تمھیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو تم سے جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں اور جنھیں اس کی طاقت نہ ہو بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳۔۱۸۴)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں علیم وخبیر رب کائنات نے روزے سے متعلق تمام حکمتوں کو دو جملوں میں بیان فرمادیا (۱) لعلکم تتقون یعنی "کہ کہیں تمھیں پرہیزگاری ملے"۔ (۲) وان تصو موا خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنی اور روزہ رکھنا زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو"

دوسری آیت کا مفہوم تو بالکل واضح ہے کہ روزہ رکھنے میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ جبکہ پہلی آیت میں اس بھلائی کی وجہ نہایت اختصار کے ساتھ بیان کردی گئی ہے جیسا کہ بعض علماء نے تتقون کے لغوی معنی بھی لئے ہیں۔ خلیفہ اعلٰحضرت (رضی اللہ عنہ) حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (رحمتہ اللہ تعالی علیہ) فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم کی شان تفہیم کے قربان، خالق دو جہاں نے الہامی زبان میں جہاں روزہ مرہ کا فرمان سنا دیا وہیں اس کی مصلحت کو بھی جتایا اور فرمایا لعلکم تتقون تاکہ تم بچے رہو"۔ (بہار رمضان صفحہ ۴ مطبوعہ: دار الکتب حنفیہ)

اس بچنے کو کئی صورتوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے مثلاً جسمانی بیماریوں اور برائیوں سے بچنا روحانی بیماریوں اور برائیوں سے بچنا اخلاقی بیماریوں اور برائیوں سے بچنا سماجی بیماریوں اور برائیوں سے بچنا معاشی برائیوں سے بچنا اور آخرت کے عذاب سے بچنا۔ فقیر اس مختصر رسالے میں صرف روزے کے طبی فوائد ہی عرض کریگا۔ اب سے کچھ عرصے قبل تک یہی سمجھا جاتا تھا کہ روزے سے صرف نظام ہضم کو آرام مل جاتا ہے مگر جیسے جیسے طبی علم نے ترقی کی اس حقیقت کا علم بتدریج حاصل ہوا کہ روزہ تو طبی معجزہ ہے اسی لئے آیت کریمہ کے آخری حصہ میں فرمایا گیا کہ "اگر تم جانو"۔

آیئے اب سائنسی تناظر میں دیکھیں کہ روزہ کس طرح ہمیں جسمانی بیماریوں سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

روزے کے نظام ھضم پر اثرات :

نظام ہضم ایک دوسرے سے قریبی طور پر ملے ہوئے بہت سے اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے۔ اہم اعضاء جیسے کہ منہ (Mouth) اور جبڑے میں لعابی غدود (salivery Glands)، زبان (Tougue)، گلا (Throat) مقوی نالی (Alimentary Canal) (یعنی گلے سے معدہ تک خوراک لے جانے والی نالی) معدہ (Stomach)، بارہ انگشت آنت، جگر (Liver) اور لبلبہ (Pancrears) اور آنتوں (Intestines) کے مختلف حصے وغیرہ تمام اس نظام کا حصہ ہیں۔ اس نظام کی اہم بات یہ ہے کہ یہ سب پیچیدہ اعضاء خود بخود ایک کمپیوٹر نظام سے عمل پذیر ہوتے ہیں جیسے ہی ہم کچھ کھانا شروع کرتے ہیں یا کھانے کا ارادہ ہی کرتے ہیں یہ پورا نظام حرکت میں آجاتا اور ہر عضو اپنا مخصوص کام شروع کردیتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ سارا نظام چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر ہونے کے علاوہ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح سے گھس جاتا ہے۔ روزہ ایک طرح اس سارے

نظام ہضم پر ایک ماہ کا آرام طاری کر دیتا ہے مگر درحقیقت اس کا حیران کن اثر بطور خاص جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر کے کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید عمل بھی ہوتے ہیں یہ اس طرح تھکان کا شکار ہو جاتا ہے جیسے ایک چوکیدار جو ساری عمر پہرے پر کھڑا رہے۔ اس کی وجہ سے صفرا (Bile) کی رطوبت جس کا اخراج ہاضمہ کیلئے ہوتا ہے مختلف قسم کے مسائل پیدا کرتا ہے اور دوسرے اعمال پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔

دوسری طرف روزے کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں کے لئے آرام مل جاتا ہے اور یہ روزہ کے بغیر قطعی ناممکن ہے کیونکہ بے حد معمولی مقدار کی خوراک یہاں تک کہ ایک گرام کے دسویں حصہ کے برابر بھی، اگر معدہ میں داخل ہو جائے تو پورے نظام کا کمپیوٹر اپنا کام شروع کر دیتا ہے اور جگر فوراً مصروف عمل ہو جاتا ہے۔ سائنسی نقطہ نظر سے یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ اس آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک ماہ تو لازمی ہونا چاہیے۔

جدید دورہ کا انسان جو اپنی زندگی کی غیر معمولی قیمت مقرر کرتا ہے متعدد طبی معائنوں کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن اگر جگر کے خلیے کو قوت گویائی حاصل ہوتی تو وہ ایسے انسان سے کہتا کہ "تم مجھ پر ایک عظیم احسان صرف روزے کے ذریعے ہی کر سکتے ہو"۔

جگر پر روزے کی برکات میں سے ایک وہ ہے جو خون کے کیمیائے عمل پر اس کی اثر اندازی سے متعلق ہے۔ جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا بھی ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ کے درمیان ہوتا۔ اسے یا تو ہر لقمہ کو اسٹور میں رکھنا ہوتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اسے ہضم ہو کر تحلیل ہو جانے کے عمل کی نگرانی کرنا ہوتی ہے۔ روزے کے ذریعے جگر توانائی بخش کھانے کے اسٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے اس طرح جگر اپنی توانائی خون میں گلوبلن (Globulin) جو جسم کے محفوظ رکھنے والے (Immune) سسٹم کو تقویت دیتا ہے، کی پیداوار پر صرف کر سکتا ہے۔ روزے کے ذریعے گلے اور خوراک کی نالی کے بے حد حساس اعضاء کو جو آرام نصیب ہوتا ہے اس تحفہ کی کوئی قیمت ادا نہیں کی جا سکتی۔

انسانی معدہ روزے کے ذریعے جو بھی اثرات حاصل کرتا ہے وہ بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں اس ذریعے سے معدہ سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ سے روزہ کے دوران تیزابیت (Acid) جمع نہیں ہوتی اگرچہ عام قسم کی بھوک سے یہ بڑھ جاتی ہے۔ لیکن روزہ کی نیت اور مقصد کے تحت تیزابیت کی پیداوار رک جاتی ہے اس طریقے سے معدہ پٹھے اور معدہ کی رطوبت پیدا کرنے والے خلیے رمضان کے مہینے میں آرام کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ جو لوگ زندگی میں روزے نہیں رکھتے، ان کے دعووں کے برخلاف یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ایک صحت مند معدہ شام کو روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام سرانجام دیتا ہے۔

روزہ آنتوں کو بھی آرام اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ یہ صحت مند رطوبت کے بننے اور معدہ کے پٹھوں کی حرکت سے ہوتا ہے۔ آنتوں کے شرائن کے غلاف کے نیچے (Endothelium) محفوظ (Immune) رکھنے والے نظام کا بنیادی عنصر موجود ہوتا ہے، جیسے انتڑیوں کا جال۔ روزے کے دوران ان کو نئی توانائی اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملے سے محفوظ ہو جاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہو سکتے ہیں۔

روزے کے دوران خون پر اثرات:

دن میں روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔ یہ اثر دل کو انتہائی فائدہ مند آرام مہیا کرتا ہے۔ زیادہ اہم یہ بات ہے کہ خلیوں (Cells) کے درمیان مائع (Intercellular) کی مقدار میں کمی کی وجہ سے پٹھوں (Tissues) پر دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ پٹھوں پر دباؤ یا عام فہم میں ڈائسٹالک دباؤ (Diastolic) دل کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ روزے کے دوران ڈائسٹالک پریشر کم سطح پر ہوتا ہے یعنی اس وقت دل آرام کی صورت میں ہوتا ہے۔ مزید برآں آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات کی بدولت شدید تناؤ یا ہائپر ٹینشن (Hypertension) کا شکار ہے۔ رمضان کے ایک ماہ کے روزے بطور خاص ڈائسٹالک پریشر کو کم کر کے انسان کو بے پناہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔ روزے کا سب سے اہم اثر دوران خون پر اس پہلو سے ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اس سے خون کی شریانوں پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس حقیقت کا علم اب عام ہے کہ خون کی شریانوں کی کمزوری اور فرسودگی کی اہم ترین وجوہات میں سے ایک وجہ خون میں باقی ماندہ مادے (Remnantes) کا پوری طرح تحلیل نہ ہو سکنا ہے۔ جب کہ دوسری طرف روزے میں بطور خاص افطار کے وقت کے نزدیک خون میں موجود غذائیت کے تمام ذرے تحلیل ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچتا۔ اس طرح خون کی شریانوں کی دیواروں پر چربی یا دیگر اجزاء جم نہیں پاتے اس طرح شریانیں سکڑنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ چنانچہ موجودہ دور کی انتہائی خطرناک بیماریوں جن میں شریانوں کی دیواروں کی سختی (Arteriosclerosis) نمایاں ترین ہے، سے بچنے کی بہترین تدبیر روزہ ہی ہے۔

چونکہ روزے کے دوران گردے جنہیں دوران خون ہی کا ایک حصہ سمجھا جا سکتا ہے آرام کی حالت میں ہوتے ہیں اس لئے جسم کے ان اہم اعضاء کی قوت بھی روزے کی برکت سے بحال ہو جاتی ہے۔

خلیہ (Cell) پر روزے کے اثرات :

روزے کا سب سے اہم اثر خلیوں کے درمیان اور خلیوں کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے سے ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہو جاتے ہیں اس لئے خلیوں کے عمل میں بڑی حد تک سکون پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح لعاب دار جھلی کی بالائی جھلی کی سطح سے متعلق خلیے جنہیں اپی تھیلیل سیل کہتے ہیں اور جو جسم کی رطوبت کے متواتر اخراج کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان کو بھی صرف روزے کے ذریعے آرام اور سکون ملتا ہے جس سے انکی صحت مندی میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیاتیات کے علم کے نکتہ نظر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ لعاب بنانے والے غدود گردن کے غدود تیموسیہ اور لبلبہ کے غدود شدید بے چینی سے ماہ رمضان کا انتظار کرتے ہیں تاکہ روزے کی برکت سے کچھ ستانے کا موقع حاصل کر سکیں اور مزید کام کرنے کے لئے اپنی توانائیوں کو جلا دیں سکیں۔

روزے کا اعصابی نظام (Nervous System) پر اثر :

اس حقیقت کو پوری طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ روزے کے دوران چند لوگوں میں پیدا ہونے والا چڑچڑاپن اور بے دلی کا اعصابی نظام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس قسم کی صورت حال ان انسانوں کے اندر انانیت (Ego tistic) طبیعت کی سختی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کے برخلاف روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ عبادات کی بجا آوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصے کو دور کر دیتی ہے۔ اس سلسلے میں زیادہ خشوع و خضوع اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے سرنگوں ہونے کی وجہ سے تو ہماری پریشانیاں بھی تحلیل ہو کر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس طرح آج کے دور کے شدید مسائل جو اعصابی دباؤ کی صورت میں ہوتے ہیں تقریباً مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔

روزے کے دوران جنسی خواہشات چونکہ علیحدہ ہو جاتی ہیں اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

روزہ اور وضو کے مشترکہ اثر سے جو مضبوط ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اس سے دماغ میں دوران خون کا بے مثال توازن قائم ہو جاتا ہے جو صحت مند اعصابی نظام کی نشاندہی کرتا ہے جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اندرونی غدودوں کو جو آرام اور سکون ملتا ہے وہ پوری طرح سے اعصابی نظام پر اثر پذیر ہوتا ہے جو روزے کا انسانی نظام پر ایک اور احسان ہے۔ انسانی تحت الشعور جو رمضان کے دوران عبادت کی مہربانیوں کی بدولت صاف و شفاف اور تسکین پذیر ہو جاتا ہے اعصابی نظام سے ہر قسم کے تناؤ اور الجھن کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔

خون کی تشکیل اور وزے کی لطافتیں :

خون ہڈیوں کے گودے میں بنتا ہے جب کبھی جسم کو خون کی ضرورت پڑتی ہے ایک خودکار نظام ہڈی کے گودے کو حرکت پذیر (Stimulate) کر دیتا ہے کمزور اور لاغر لوگوں میں یہ گودہ بطور خاص سست حالت میں ہوتا ہے۔ یہ کیفیت بڑے بڑے شہروں میں رہنے والوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اسی کی وجہ سے پژمردہ اور پیلے چہروں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

روزے کے دوران جب خون میں غذائی مادے کم ترین سطح پر ہوتے ہیں تو ہڈیوں کا گودہ حرکت پذیر ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں لاغر لوگ روزہ رکھ کر آسانی سے اپنے اندر زیادہ خون پیدا کر سکتے ہیں۔ بہر حال یہ تو ظاہر ہے کہ جو شخص خون کی پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہو اسے طبی معائنہ اور ڈاکٹر کی تجویز کو ملحوظ خاطر رکھنا ہی پڑے گا۔ چونکہ روزے کے دوران جگر کو ضروری آرام مل جاتا ہے، یہ ہڈی کے گودے کے لئے ضرورت کے مطابق اتنا مواد مہیا کر دیتا ہے جس سے با آسانی اور زیادہ مقدار میں خون پیدا ہو سکے گا۔

اس طرح روزے سے متعلق بہت سی اقسام کی حیاتیاتی برکات کے ذریعے ایک دبلا پتلا شخص اپنا وزن بڑھا سکتا ہے۔ اسی طرح موٹے اور فربہ لوگ بھی صحت پر روزے کے عمومی برکات کے ذریعے اپنا وزن کم کر سکتے ہیں۔

ہاں مہربان قاری! آیئے اب دوبارہ آیت نمبر ۱۸۴ کے آخری حصہ کو یاد کریں اور قرآن کے پاک معجزے کی مسرت سے لطف اندوز ہوں۔

"اور روزہ رکھنا زیادہ بھلا ہے اگر تم (حیاتیاتی علم کے بارے میں) جانو۔"

(ماخوذ از (The Quranic Verses and Modern Science

بیمار کے لئے روزے کا حکم:

مذکورہ بالا سطور سے ہمارے ان مسلمان بھائیوں کو سبق لینا چاہیئے جو ذرا سی بیماری کی وجہ سے روزہ چھوڑنے میں عار محسوس نہیں کرتے اور کم علم ڈاکٹرز کے کہنے پر فوراً روزہ چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ بعض امراض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا روزہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں:

"مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و خادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سے کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔ ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے محض وہم ناکافی ہے۔ غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔ اس کی

ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا کسی مسلمان حاذق طبیب مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی خبر دی ہو اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے اسے بتایا بلکہ کسی کافر یا فاسق کے کہنے سے افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا۔ آج کل کے اکثر اطباء اگر کافر نہیں تو فاسق ضرور ہیں اور نہ کسی تو حاذق طبیب فی زمانہ نایاب ہو رہے ہیں ان لوگوں کا کہنا کچھ قابل اعتبار نہیں نہ ان کے کہنے پر روزہ افطار کیا جائے۔ ان طبیبوں کو دیکھا جائے ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ منع کر دیتے ہیں۔ اتنی بھی تمیز نہیں رکھتے کہ کس مرض میں روزہ مضر ہے اور کس مرض میں روزہ مضر ہے اور کس میں نہیں۔" (بہار شریعت جلد ا حصہ ۵ صفحہ ۲۲ مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلیکشنز لاہور)

اعلیٰ حضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) اور پابندی روزہ:

اس موقع پر امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا پابندی روزہ سے متعلق ایک واقعہ پڑھیے اور اندازہ کیجئے کہ ہمارے اسلاف کا اس معاملے میں کیا طرز عمل تھا۔

آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں "آٹھ۔ دس برس ہوئے رجب کے مہینے میں والد ماجد (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں "احمد رضا اب کی رمضان میں تمہیں بیماری ہوگی اور زیادہ ہوگی۔ روزہ نہ چھوڑنا۔ یہاں بحمد اللہ تعالیٰ جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہ سفر نہ مرض کسی حالت میں روزہ نہیں چھوڑا آخر رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمار ہوا مگر بحمد اللہ تعالیٰ روزے نہ چھوڑے۔

(ملفوظات صفحہ ۳۵۱ مطبوعہ: محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو بھی ہمیشہ پابندی کے ساتھ احکام شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و الہ و اصحبہ اجمعین)